

کیا ہیجڑا (مخنث) جنت میں داخل نہیں ہوگا؟ حدیث کی درست تشریح

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ہم نے سنا ہے کہ ہیجڑا جنت میں داخل نہیں ہوگا، کیا یہ درست ہے؟

جواب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جنت میں داخلہ اعمال کی بنا پر ہے، جنس کی بنا پر نہیں۔ ایسی روایات میں اصل مقصود اعمال کا بیان ہوتا ہے، نہ کہ اس جنس پر کوئی حکم لگانا۔ تفصیل یہ ہے کہ ہیجڑے کے جنت میں داخل نہ ہونے سے متعلق حدیث موجود ہے، لیکن اس میں ہیجڑے سے کونسا ہیجڑا مراد ہے؟ اس کیلئے ضروری ہے کہ اس کی اقسام کو واضح کیا جائے۔

در اصل مخنث (ہیجڑے) دو قسم کے ہوتے ہیں: ایک پیدائشی اور دوسرے محض بناوٹی۔ قدرتی طور پر ہیجڑے یعنی جن کے اندر پیدائشی مرد و عورت دونوں کی علامات موجود ہوں، یا دونوں کی علامات نہ ہوں، ایسوں کو شرعی اصطلاح میں خنثی کہا جاتا ہے۔ قدرتی خنثی پیدا ہونا کوئی گناہ یا برائی نہیں، یہ بھی اللہ عزوجل کی ایک تخلیق ہے جس میں بندے کا اپنا کوئی اختیار نہیں۔ ایسے خنثی افراد اگر ایمان والے ہوں تو ان کے لیے بھی جنت کا وعدہ عام مؤمنین کی طرح ہے۔

البتہ بناوٹی ہیجڑے جن کو مخنث کہا جاتا ہے، یہ وہ افراد ہوتے ہیں جو حقیقت کے اعتبار سے تو مرد ہوتے ہیں، لیکن اپنی چال ڈھال، حرکات و سکنات، وضع قطع اور آواز وغیرہ میں عورتوں کی سی صورت بناتے ہیں، ایسے افراد یقیناً عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے کی وجہ سے سخت مجرم اور گنہگار ہیں۔ حدیث پاک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی بناوٹی ہیجڑے بننے والے افراد پر لعنت فرمائی ہے اور یہی وہ بناوٹی مخنث ہیں جن کے متعلق بعض روایات میں جنت میں

داخل نہ ہونے کی وعید وارد ہوئی ہے جو کہ اس فعل کی شدید مذمت پر دلالت کرتی ہے۔ لیکن یہ مخنث (یعنی مرد ہو کر عورت بننے والے) افراد بھی جنت کے داخلے سے ہمیشہ کیلئے محروم نہیں، کیونکہ جنت میں داخل نہ ہونے سے مراد یہ

ہے کہ ایسے بناوٹی مخنث افراد، سابقین یعنی ابتداءً جنت میں داخل ہونے والوں کے ساتھ جنت میں داخل نہیں ہو پائیں گے، یا پھر یہ مراد ہے کہ بغیر سزا و عذاب کے جنت میں داخل نہ ہوں گے، بلکہ اپنے گناہوں کی سزا پا کر جنت میں داخل ہوں گے۔ بہر حال ایسے مخنث افراد اگرچہ ہمیشہ کے لیے جنت سے محروم نہیں، لیکن ان کیلئے جنت میں داخلے میں تاخیر اور دیگر وعیدات موجود ہیں۔

ہمارے عرف عام میں ہجڑا، پیدائشی اور بناوٹی مخنث دونوں ہی کیلئے بولا جاتا ہے، لیکن حقیقت میں مخنث (ہجڑے) اور

خنثی میں فرق ہے، چنانچہ موسوع فقہیہ کویتیہ میں ہے: ”الفرق بین المخنث والخنثی: أن المخنث لا خفاء فی

ذکوریتہ وأما الخنثی فالحکم بكونہ رجلاً أو امرأة لا یتأتی إلا بتین علامات الذکورة أو الأنوثة فیہ“ ترجمہ:

مخنث اور خنثی کے درمیان فرق یہ ہے کہ مخنث کے مرد ہونے میں کوئی ابہام نہیں ہوتا، جبکہ خنثی کے مرد یا عورت

ہونے کا حکم صرف اسی وقت دیا جاسکتا ہے جب اس میں مرد یا عورت کی علامات ظاہر ہوں۔ (الموسوعۃ الفقہیہ الکویتیہ، جلد

36، صفحہ 265، مطبوعہ دارالسلاسل، الکویت)

پیدائشی خنثی افراد بھی اگر اہل ایمان ہوں تو عام مؤمنین کی طرح جنت میں داخل ہوں گے، چنانچہ فتاویٰ بحر العلوم میں مفتی عبدالمنان اعظمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا کہ اگر کوئی شخص دورانِ تقریر مسجد میں یہ کہے کہ ہجڑا جنت میں نہیں جائے گا، اس کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے جواب میں ارشاد فرمایا: ”کتب فقہ کے باب الخنثی میں اسی نوع کے احکام شرع از قسم

نماز، روزہ، حج و زکوٰۃ، لباس پردہ، موت و حیات وغیرہ کے جملہ خصوصی احکام و مسائل کا بیان ہوتا ہے۔ اس کا مطلب

یہ ہوا کہ وہ اہل ایمان ہو تو اس کو مسلمان مان کر اس کے یہ خصوصی مسائل تحریر ہوتے ہیں۔ اہل توحید و ایمان کے لیے تو

حدیث شریف میں ہے: ”من قال لا الہ الا اللہ مخلصاً دخل الجنة (جس نے خلوصِ دل سے ”لا الہ الا اللہ“ کہا، وہ

جنت میں داخل ہوگا)۔ (طبری: ۲۲۳/۵) پھر اس مقرر بے توقیر کو اس کے جنت میں داخلہ کی ممانعت کا حکم کہاں سے مل

گیا۔“ (فتاویٰ بحر العلوم، جلد 4، صفحہ 150، شبیر برادرز، لاہور)

بناوٹی مخنث پر لعنت سے متعلق صحیح بخاری شریف کی حدیث مبارکہ ہے: ”عن ابن عباس، قال: لعن النبی صلی اللہ

علیہ وسلم المخنثین من الرجال، والمترجلات من النساء وقال: «أخرجوہم من بیوتکم» ترجمہ: حضرت ابن

عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں میں ہیچڑا بننے والے پر اور مرد بننے والی عورتوں پر لعنت کی اور فرمایا کہ انہیں اپنے گھروں سے نکال دو۔ (صحیح البخاری، جلد 7، صفحہ 159، رقم الحدیث: 5886، دار طوق النجاة)

اس حدیث کی شرح میں مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ مرآة المناجیح میں لکھتے ہیں: ”مخنث بنا ہے خنث سے بمعنی نرمی یا پیچیدگی۔ مخنث وہ لوگ جو ہوں تو مرد مگر ان کی آواز وضع قطع عورتوں کی سی ہو۔ مخنث دو قسم کے ہیں: ایک پیدائشی، دوسرے بناوٹی۔ یہاں بناوٹی مخنثوں کا ذکر ہے انہیں پر لعنت ہے کہ پیدائشی مخنث (خنثی) تو مجبور ہے۔ معلوم ہوا کہ مرد کا عورتوں کی طرح لباس پہننا، ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا، عورتوں کی طرح بولنا، ان کی حرکات و سکنات اختیار کرنا سب حرام ہے کہ اس میں عورتوں سے تشبیہ ہے، اس پر لعنت کی گئی بلکہ ڈاڑھی مونچھ منڈانا حرام ہے کہ اس میں بھی عورتوں سے مشابہت اور عورتوں کے سے لمبے بال رکھنا، ان میں مانگ چوٹی کرنا حرام ہے کہ ان سب میں عورتوں سے مشابہت ہے، عورتوں کی طرح تالیاں، بجانا، مٹکنا، کوسے بلانا (زنانہ آواز اور پکچدار انداز میں پکارنا) سب حرام ہے اسی وجہ سے“۔ (مرآة المناجیح، جلد 6، صفحہ 145، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

مرآة المناجیح میں ایک اور مقام پر ہے: ”مخنث وہ ہے جو حرکات و سکنات، گفتار و رفتار میں عورتوں کی طرح ہو اگر قدرتی یہ حالت ہو تو وہ گنہگار نہیں اور اگر مرد ہے مگر عورت کی شکل بناتا ہے تو بفرمان حدیث ملعون ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد بننے والی عورتوں پر اور عورت بننے والے مردوں پر لعنت فرمائی“۔ (مرآة المناجیح، جلد 5، صفحہ 23، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

بناوٹی مخنث کے جنت میں نہ داخل ہونے سے متعلق ”الفردوس بما ثور الخطاب“ میں حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے مروی روایت میں ہے: ”لما خلق الله عز وجل الجنة قال لها تكلمي تزييني فتزينت فقالت طوبى لمن دخلني ورضي عنه إلهي فقال الله عز وجل لا يسكنك مخنث ولا نائحة“ ترجمہ: جب اللہ عزوجل نے جنت کو پیدا فرمایا، تو اس سے فرمایا: بات کر اور مزین ہو جا، تو جنت نے زینت اختیار کی اور کہا: خوش نصیب ہے وہ شخص جو میرے اندر داخل ہو اور میرا رب اس سے راضی ہو۔ تو اللہ عزوجل نے فرمایا: تجھ میں نہ مخنث (یعنی زنانہ پن اختیار کرنے والا مرد) رہے گا اور نہ نوحہ کرنے والی عورت۔ (الفردوس بما ثور الخطاب، جلد 3، صفحہ 423، رقم الحدیث: 5296، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

امام غزالی علیہ الرحمۃ اسی طرح کی ایک حدیث ”احیاء علوم الدین“ میں نقل فرماتے ہیں: ”عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم إن اللہ لما خلق الجنة قال لها تکلمي فقالت سعد من دخلني فقال الجبار جل جلاله وعزتي و جلالی لا یسکن فیک ثمانية نفر من الناس لا یسکنک مدمن خمر ولا مصر علی الزنا ولا قات وهو النمام ولا دیوث ولا شرطي ولا مخنث ولا قاطع رحم ولا الذی یقول علی عهد اللہ إن لم أفعل کذا وکذا ثم لم یف به“

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جب جنت کو پیدا فرمایا تو اس سے فرمایا کہ مجھ سے بات کر، وہ بولی کہ جو میرے اندر آ گیا وہ سعادت مند ہوا، تب رب جبار جل جلالہ نے فرمایا مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! میں تیرے اندر آٹھ قسم کے لوگ داخل نہیں کروں گا، عادی شرابی، زنا پر اصرار کرنے والا، چغل خور، دیوث، (ظالم) سپاہی، ہیچڑا (یعنی مرد ہو کر عورت بننے والا شخص) قطع رحمی کرنے والا اور وہ شخص جو یہ کہتا ہے کہ میرا خدا سے عہد ہے کہ فلاں فلاں برا عمل نہیں کروں گا مگر وعدہ پورا نہیں کرتا۔

(احیاء علوم الدین، جلد 3، صفحہ 155، دار المعرفہ، بیروت)

مخنث کے جنت میں داخل نہ ہونے سے مراد سابقین کے ساتھ داخل نہ ہونا ہے، یا بغیر سزا کے داخل نہ ہونا مراد ہے، کیونکہ بعض دوسرے گناہگار افراد کے جنت میں داخل نہ ہونے کے متعلق جو احادیث مروی ہیں، ان کے جنت میں داخل نہ ہونے سے مراد شارحین حدیث نے اسی طرح کی توجیہات فرمائی ہیں۔

گناہ کے ارتکاب سے بندہ کافر نہیں ہوتا، لہذا وہ آخر کار جنت میں ضرور داخل ہوگا، چنانچہ عمدۃ القاری میں ہے: ”قال الكرمانی المؤمن بالمعصية لا یکفر فلا بد من أن یدخل الجنة“ ترجمہ: امام کرمانی علیہ الرحمۃ نے فرمایا: مومن، گناہ سے کافر نہیں ہوتا، لہذا لازمی طور پر وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (عمدۃ القاری، جلد 22، صفحہ 91، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ مرآة المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح میں لکھتے ہیں: ”مسلمان خواہ کتنا ہی گنہگار ہو آخر کار جنت میں جائے گا۔“ (مرآة المناجیح، جلد 5، صفحہ 262، نعیمی کتب خانہ، حجرات)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتویٰ نمبر: FAM-846

تاریخ اجراء: 09 صفر المظفر 1446ھ / 04 اگست 2025ء



Dar-ul-Ifta Ahlesunnat (Dawat-e-Islami)



www.fatwaqa.com



[daruliftaahlesunnat](https://www.facebook.com/daruliftaahlesunnat)



[DaruliftaAhlesunnat](https://www.youtube.com/DaruliftaAhlesunnat)



[Dar-ul-ifta AhleSunnat](https://play.google.com/store/apps/details?id=com.daruliftaahlesunnat)



feedback@daruliftaahlesunnat.net